تفسیر قران ۱۹ ۱۵۔ مارچ۔۲۰۲۰

RECAP:

ایاک نعبد و ایاک نستعین میں گفتگو

ضمنی بحث: غیر خدا سے توسل شرک نہیں، سجدگاہ پر سجدہ کرنا کسی بھی عنوان سے غیر خدا کو سجدہ کرنا نہیں

سجدہ خضوع و خشوع کی علامت ۔خاک پر سجدہ کرنا خود کوخدا کے سامنے حقیر قرار دینا ہے۔اور خدا کے سامنے تذلیل ہی کمال خضوع ہے۔

انسان کا عمل کب اسے مشرک بناتا ہے؟

شرک یعنی بعنوان معبود کسی کے سامنے خاضع ہونا کہ وہ رب اور میں بندا۔

لیکن بغیر بندگی کے قصد کہ یہ عمل اسے اسلام سے خارج نہیں کر دیتا۔

پس جس عبادت سے خدا نے منع کیا ہو اس سے نافرمانی سے انسان کافر یا مشرک نہیں بنتا۔

اسلام کا دائر مدار شھادتین ہے۔ پس قبور کی زیارت کرنے والا جبکہ ان شھادتین کو زبان پر جاری کرتا ہے کیسے مشرک ہو سکتا ہے؟

عبادت کی شرط: داعی خدا ہو

افعال کی اقسام: اختیاری، غیر اختیاری (دل کی دھڑکن وغیرہ)

غیر اختیار کام پر سوال نہیں کیا جاتا

لیکن اختیاری افعال پر کوئی نہ کوئی داعی motivator ہوتا ہے۔ (مثلاً ٹیوی کھولنے کا داعی خبریں دیکھنا)

عبادت اختیاری فعل ہے۔ اس کا کوئی نہ کوئی داعی ہونا چاہیئے

عبادت کی شرط ہے : داعی خدا ہو

(آغا خوئی: وضو کی بحث: نیت، نماز: نیت، اجرت کے مسائل۔ درس خارج۔میں یہ بحث چھیڑتے ہیں)

فرماتے ہیں:

جب بھی انسان خدا کی عبادت کو انجام دیتا ہے تو دو میں سے کوئی ایک داعی کے ذریعے یہ عبادت عبادت بنے گی:

ہماری عبادت خدا کی ذات سے متصل ہونی چاہیئے ۔ ان دو میں سے کسے ایک کہ ذریعے سے:

ا) یا تو خدا کے حکم کے انجام دینے کہ قصد سے ۔(قصد قربت [1] سے۔) امتثالِ امر مولا(خدا کہ حکم کو انجام دینا)

---

[1] **قصد قربت:**

قرب کے اقسام: قرب مکانی(ایک چیز کسی دوسرے سے نزدیک ہو جائے)، قرب معنوی۔

خدا جسم نہیں پس خدا سے قرب۔ مکانی کے معنی میں نہیں ہے ،

انسان خدا کی عبادت انجام دینے سے خدا کہ قریب ہونا چاہتا ہے یعنی قرب معنوی حاصل کرنا چاہتا ہے۔

’خدا انسان کی شہ رگ حیاۃ سے زیادہ اس سے قریب ہے۔‘

ایک چیز دوسرے سے قریب ہو تو یقینا دوسری بھی اس سے قریب ہوتی ہے

لیکن قرب معنوی میں ممکن ہے کہ خدا بہت نزدیک ہو لیکن انسان بسبب گناہ خدا سے بہت دور ہو۔

آغا خوئی:اکثر دعائوں اور روایات سے پتہ چلتا ہے: تمام عبادتوں کا مقصد(اعلیٰ ترین) : خدا کی ملاقات :قربت، خوشنودی کو حاصل کرنا ہے)

یہ جب ہوگا جب انسان اپنے نفس کو پاکیزہ کرے۔

۲)یا خدا کی محبوبیت حاصل کرنے کے لئے

(خلاصتا:)خدا کے حکم دینے کہ ۲ زاویے:

۱) حکم کی بجا آوری

۲) محبوب بننے کے لئے

ان دو سے کوئی قصد ہو تب ہی کہا جائے گا خدا کے لئے ہے عبادت نہ کے غیر خدا۔

لوگوں کو دکھانے کے لئے، ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے، خالی عبادت یا جہنم کی وجہ سے بھی عبادت باطل ہے۔

ایک شبھہ: جنت کی لالچ یا جہنم کے خوف مین عبادت: داعی علی الداعی

صاحب عروۃ الوثقیٰ: 'کوئی بھی یا تو اھل للعبادہ سمجھتے ہوئے یا جنت کی لالچ یا جہنم کے خوف میں عبادت کرتا ہے اور تینوں میں عبادت صحیح ہے'

سوال: اسے آغا خوئی statement سے کیسے جوڑیں گے؟

جواب: جنت کی لالچ یا جہنم کے خوف مین عبادت صحیح ہے اگر:طول میں ہو:

یعنی جنت اس عبادت کے نیچے یا بعد آئے گی جسے اللہ کی نیت سے انجام دیا جائے نہ کہ لوگوں کو دکھانے وغیرہ کی نیت سے۔

وضاحت: جنت میں ظاھری عبادت سے نہیں بلکہ قربۃ الی اللہ کرنے سے جائیں گے۔

جبکہ جنت کی لالچ ، جہنم کے خوف، یا دوسرے داعی کے تحت عبادت باطل ہے اگر: عرض میں ہو:

مثلا dieting کے قصد سے روزا رکھنا

وضاحت: Dieting نہیں depend کرتی قصد قربت کے ساتھ روزے پر لیکن جنت یا جہنم سے بچنے کی شرط ہے کہ قصدقربت کے ساتھ عبادت ہو۔

یوں ایک اور مسئلہ حل ہوتا ہے: جو شخص نماز شب پڑھے اس کے رزق مین اضافہ ہوگا'

اس فائدہ کے قصد سے بھی عبادت صحیح ہے

کیونکہ یہ فائدہ تب ملے گا جب قربۃ الی اللہ وہ عبادت کی جائے

اسے کہتے ہیں داعی علیٰ الداعی

ظاھری داعی: رزق میں اضافہ،

یہ داعی depend کرتا ہے خدا کہ لئے نماز پڑھنے پر۔

اجارے میں یہ بحث: اجرت کے عوض کسی کے مرحومین کی نمازیں پڑھنا۔صرف اجرت کی خاطر۔یہ بھی صحیح ہے:

داعی ا: اجرت، اجرت اٹھک بیٹھک کہ نہیں بلکہ قربۃ الی اللہ پرھنے کے بدلے ہے۔اب خدا کا حکم ہے پیسے لئے ہیں نماز پڑھو اس لئے پڑھ رہے ہیں۔(تنہائی میں بھی پڑھی جا رہی ہے۔)

۴ صورتیں یا مرحلے جن میں انسان اللہ کے لئے عبادت انجام دیتا ہے:

۱) قصد قربت سے عبادت تاکہ جنت مین جائے

۲) قصد قربت سے عبادت تاکہ جہنم میں نہ جائے

آغا خوئی : ہماری عبادت یا تو ۱ ہے یا ۲

۳)خدا کی عبادت کیونکہ وہ اھل للعبادہ ہے

جیسے کہ گزرا:الحمد للہ---تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں۔ خدا تمام صفات کمالیہ کا حامل ہے

آغا خوئی: یہ صرف معصومین اس عبادت کو انجام دے سکتے ہیں۔

امیرالمومنین (علیہ السلام): 'خدا میں نے تیری عبادت جنت کی لالچ میں یا جھنم کے خوف مین نہیں کی بلکہ تجھے لائق عبادت پایا'

غیر ممکن نہیں ہے انسان کے لئے تصور لیکن معلوم ہے ہم تو کیا (آغا خوئی کے مطابق) جناب سلمان وغیرہ بھی اس مقام پر نہیں ہیں۔

علامت:ہر اگلے دن ہر دوسرے بندے پر جو ہم بھروسہ کرتے ہیں وغیرہ اس سے بھی ظاھر ہے خدا کو وہ مرتبہ نہیں دیا ہم نے۔

رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ) : 'علی (علیہ السلام) ممسوس فی ذات اللہ' (یعنی امام علی (علیہ السلام) خدا کی ذات میں اس طرح غرق ہیں کہ اپنی ذات ان کے لئے ھویا ہے ہی نہیں)